اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۷ — نمبر ۱۳

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم جولائی سنہ ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے ۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
اسلام میں ماں اور بیوی کا درجہ	۳ / ۵	مولوی مبارک احمد خان صاحب امین آبادی۔
قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونیکے دلائل	۵ / ۷	ارشد سیالکوٹی (بھاونگر)
ہندو بہنوں سے ہمدردی	۷ / ۸	بابو فتح محمد صاحب احمدی شرما۔
تعدد ازدواج	۹ / ۱۲	اہلیہ محترمہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ دہلی۔
حفظان صحت	۱۲ / ۱۳	محترمہ حمیدہ خانم (دہوری)
گنگا جمنی شادی	۱۳ / ۱۵	محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ ضلع اناوہ
شذرات	۱۵ / ۱۸	
رپورٹ ہائے لجنہ اماء اللہ .. صـ	۱۸	

نوحۂ غم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ پھر ٹیسیں جگر سے اٹھ رہی ہیں بے شمار
پھر قضا نے لوٹ لی اف گلشن دل کی بہار
آہ ہمدم کیا بتائیں ماجرائے بیکسی
آہ پھر چرخ ستمگر نے اجاڑا ہے چمن۔
اف دلِ صد پاش میں پھر بھر گئے رنج و محن
آہ پھر گردش گراں ہے دل صد پائمال
حادثہ یہ جاں گسل ہے ہستیٔ ناشاد پر
حسرتیں خونبار ہیں اس چرخ کی بیداد پر
وا محرومی! بنائیں جس شجر پر آشیاں
غم نصیبی آہ گرد و پیش رہتی ہے سدا۔
سیدہ تجھ پر تھی کچھ امنگوں کی بنا
کیا کہوں اے ہمنشیں کچھ تاب کہنے کی نہیں
صنف بیکس ناتواں سے آہ پیاری سیدہ
تجھ کو تھا معلوم ہر غم دل کا پہلا آبلہ
تو نے اسکو اور چرکہ دے کے پھر تڑپا دیا
تیری اس بے وقت فرقت نے کیا زار و حزیں
چھوڑ کر آوارہ منزل جسکو پڑا اندوہگیں
پیاری آپا تا قیامت مرتبے تیرے بڑھیں
آہ اے پیاری بہن مولا کی تھی یونہی رضا!
رحمتیں نازل ہوں مرقد پر تری صبح و مسا

آہ دنیا پھر نگاہوں میں ہوئی تاریک و تار
آہ پھر دامانِ ارماں ہو رہا ہے تار تار!
سیدہ سارہؓ نے کی بیوقت ہمسے بے رخی
حسرتا! خورشیدِ قسمت پر ہے پھر چھایا گہن
آہ امیدوں کے دامن میں ہیں پھر لاکھوں شکن
آہ محرومِ تمنا اف رہا ناکام وصال
بیکراں صدمہ ہے صنفِ بیکس و بے یار پر
ولولے گریہ کناں ہیں غم کی اس روداد پر
اف سیہ بختی تڑپتی ہی رہیں پر بجلیاں
سوزشِ دل کم نہیں ہوتی یہ اک لحظہ ذرا
ہائے اف حرماں نصیبی تو نے بھی دھوکا دیا
داستانیں درد و غم کی حد سے اب تو بڑھ گئیں
اس طرح منہ موڑنا تجھکو ابھی زیبا نہ تھا
آہ! اب تک نشترِ فرقت سے ہے الجھا ہوا
خون بے ماں آہ اس بیمار حسرت کا کیا!
صنف یہ ناشاد تیرے غم میں ہے ماتم نشیں
آہ تم خود بلبلِ باغِ مسرت بن گئیں
کچھ بتا لیکن کہ دل سے داغ یہ کیسے مٹیں!
شاد تیری روح ہو فردوس اعلےٰ میں سدا
آرزوئیں تجھ سے بر آئیں، مقدر میں نہ تھا

قوم کو فرقت تری رکھے گی ہر دم بیقرار
آہ تیرا غم شمیمہ کو رکھیگا دل فگار!

[illegible]

اے شمیم صاحبہ عرصے سے بیمار چلی آتی ہیں۔ سب بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ✢

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں ماں اور بیوی کا درجہ

جس طرح عورت کو شادی کے بعد ایک نئے عالم سے سابقہ پڑتا ہے۔ اور اپنے آپ کو نادیدہ لوگوں کے عادات و اطوار کے مطابق بنانا پڑتا ہے۔ بعینہٖ اُسی طرح مرد کے لئے بھی شادی کے بعد ایک نئے قسم کے جذبات و حسیات کی واقفیت حاصل کرنی ضروری ہوتی ہے۔

ایک طرف ماں کا ادب اور دوسری طرف بیوی کی محبت اسے ایک کشمکش میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اکثر اشخاص اس الجھن میں پھنس کر ایک طرف سے بالکل منقطع ہو جاتے ہیں۔ بعض اکثر تو بیوی کی محبت میں ایسے مستغرق ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کمال درجہ محسنہ ماں کو معمولی خادمہ سے بھی کم قابل التفات سمجھتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنی رفیقۂ حیات کو پاؤں کی جوتی سے تشبیہ دے کر ہمیشہ ذلیل حالت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ان ہر دو امور کے متعلق ہمارے آقائے نامدار حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالتفصیل قابل عمل ہدایات فرمائی ہیں۔ جنہیں بہنوں اور بھائیوں کی واقفیت کے لئے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

ماں کے متعلق احکام

حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ فرمایا۔ اپنی ماں کے ساتھ۔ اسنے عرض کیا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا۔ ماں کے ساتھ۔ اس نے پھر دریافت کیا۔ پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا۔ اپنی ماں کے ساتھ اسنے پھر عرض کیا کہ حضور پھر کس کے ساتھ؟ حضور نے فرمایا پھر اپنے باپ کے ساتھ۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کسی نے خبر دی۔ علقمہؓ کی حالت بہت خراب ہے۔ حضور نے صحیح حالات کی واقفیت کے لئے ایک صحابی کو روانہ فرمایا۔ انہوں نے واپس آکر بیان کیا۔ کہ یا رسول اللہ! اس پر نزع کی حالت طاری ہے۔ اور سخت تکلیف میں ہے۔ حضورؐ کو اس خبر سے سخت رنج ہوا۔ دریافت فرمایا کہ اس کی ماں زندہ ہے؟ عرض کیا گیا۔ زندہ ہے۔

حضورؐ نے اپنے ایک خادم کو حکم دیا کہ علقمہ کی ماں کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تمہیں سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میرا پیغام سنتے ہی میرے پاس چلی آؤ۔ نیز فرمایا ہے کہ اگر بڑھاپے اور ضعف کیوجہ سے نہ آسکتی ہو۔ تو میں خود تمہارے پاس آجاؤں؟ جب سرورِ کائناتؐ کا فرمان اس عورت نے سنا۔ تو اس نے درود پڑھنے کے بعد کہا کہ خدا کا رسول مجھے طلب کرے۔ اور میں نہ جاؤں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ چنانچہ وہ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہایت ادب و احترام کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا جب وہ کچھ دیر سستا چکیں۔ تو دریافت فرمایا۔ تمہارے لڑکے کا کیا حال ہے؟ عرض کیا۔ بہت دکھ میں مبتلا ہے۔ موت کے قریب پہنچ چکا ہے۔ لیکن مرتا نہیں اور نزع کی سختی کا عذاب اس شدت سے اسپر طاری ہے کہ بیان نہیں کر سکتی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ تیرے لڑکے سے ایسی کونسی خطا سرزد ہوئی کہ اس مصیبت میں مبتلا ہے۔

بوڑھی عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرا بچہ نہایت نیک، متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور عامل احکام الٰہی ہے۔ اسپر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اس نے اپنی ماں کو ناراض کیا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ باوجود ایسا ہونے کے عذاب الٰہی میں مبتلا ہے۔ اسپر علقمہ کی ماں نے رو کر جواب دیا۔ کہ حضور کا ارشاد بالکل درست ہے میرا لڑکا اکثر اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لئے میری مخالفت کرتا اور میری ناراضگی کی کچھ پرواہ نہ کرتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تیری نافرمانی کیوجہ سے تیرا لڑکا سزا کا مستوجب ہو چکا۔ اور سمجھ لے کہ حد درجہ کی محسنہ اور خدمت گزار ہستی (ماں) کو ناراض و ناخوش کرنیوالے کا یہ حشر ہوا کرتا ہے۔ علقمہ کی ماں رو پڑی۔ اور بولی حضورؐ! میں اپنے بچے کا قصور معاف کرتی ہوں۔ اور بارگاہِ ایزد متعال میں التجا کرتی ہوں۔ کہ وہ بھی اس کے قصور معاف فرماوے۔ اور اسپر رحم کرے۔ جب علقمہ کی ماں اسکا قصور معاف کر چکی۔ تو حضورؐ کے ارشاد پر بعض صحابہؓ اسے دیکھنے کو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اب اسپر امن و سکون کی حالت تھی۔ اس نے اپنی ماں سے معافی مانگی۔ اور استغفار کرتا ہوا بڑے اطمینان سے اس فانی جہان سے رحلت کر گیا۔ علقمہؓ کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔ اور اس کی تدفین کے بعد حضورؐ نے بلند آواز سے تمام حاضرین کو۔ اور ان کی وساطت سے ہر مسلمان کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ ماں کو خوش کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ اور اُسے کسی صورت میں بھی ناراض نہ ہونے دے۔

بیوی کا درجہ

حضرت خیر الرسل سرور انبیاءؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے اچھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا۔ اپنی بیویوں کو ایسی تکلیف نہ دو جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کی قوت سے بڑھکر ہو۔ اپنی عورتوں کے بارہ میں اللہ تبارک وتعالےٰ سے ڈرو۔ کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہیں۔ تم نے ان کو اللہ تعالےٰ کے عہد سے لیا ہے۔

پھر فرمایا۔ جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسکو اتنا ثواب عطا فرمائیگا۔ جتنا حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی مصیبت پر صبر کرنے کیوجہ سے عطا فرمایا۔ کسی نے دریافت کیا۔ کہ ہم پر عورتوں کے کیا حقوق ہیں فرمایا جب تم کھاؤ۔ ان کو کھلاؤ۔ جب خود کپڑا پہنو۔ ان کو پہناؤ۔ غصہ کی حالت میں ان کو چہرہ پر مت مارو۔ اور ان کو طعنے نہ دو۔

یاد رکھو! خیرکم۔ خیرکم لاھلہ

تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی کے لئے اچھا ہے۔

امید ہے۔ بہنیں اور بھائی ان سطور کو بنظرِ عمیق ملاحظہ فرمائیں گی۔ اور انہیں خاص طور سے زیر عمل رکھنے میں کوشاں ہوں گی۔ دعا ہے مولیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے ہمیں ہر کام میں احکامِ اسلام کی پابندی کی توفیق عطا فرماوے۔

طالبِ دُعاء

(ملک مبارک احمد خان احمدی۔ ایمن آبادی۔)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرماوے۔ (منیجر)

قرآن مجید کے

من جانب اللہ ہونے پر بین دلائل!

یوں تو دنیا میں اور بھی سینکڑوں مذاہب ہیں جن کے پیرو اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ ان کی مقبولہ کتب الٰہی ہاتھوں سے تیار شدہ ہیں۔ لیکن قرآن کریم کا درجہ ان سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے جس امر کو پیش کیا ہے۔ اسکے ثبوت کے لئے وہ ایک لامحدود گنجینہ براہین قاطعہ ودلائل ساطعہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ اپنے دعویٰ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کسی بشری وکالت کا محتاج نہیں ہے۔ اور ہونا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح وہ وراء الورا ہستی ہر ایک احتیاج ارضی وسماوی سے بے نیاز ہے۔ اسی .... صفت سے متصف اسکا کلام بھی ہے۔ قرآن مجید کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ من جانب اللہ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ اسکو دلائل کی رو سے کماحقہٗ پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ .... مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

یعنے اگر تم کو اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ کچھ شبہ وشک ہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم بھی ویسے ہی انسان ہو۔ ایک ہی سورت مثل اس قرآن کے بنا کر لے آؤ۔ اور ایسا کرنے کے لئے جتنے بھی اللہ تعالےٰ کے سوا تمہارے حمائیتی ہیں۔ اُن کو بلالاؤ۔ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو۔ اللہ جل شانہٗ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یأتوا بمثل ھٰذا القراٰن لایأتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعضٍ ظھیراً (بنی اسرائیل) یعنے اے محمدؐ تو کہدے۔ اگر انسان اور جن اس بات پر متفق ہو جاویں۔ کہ ایسا قرآن لے آئیں تو ہرگز نہیں لاسکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے معاون ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اور اس قسم کا مضمون کئی ایک دیگر سورتوں میں بھی وارد ہے واضح رہے کہ جب کفّار عرب سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شب و روز اذیّت پر اذیّت پہنچانے لگے۔ اور صبح و شام ان کے اطفا نور محمدؐی کے منصوبوں اور آپؐ کی تکذیب و تذلیل کے وسائل ڈھونڈتے ہیں بسر ہونے لگے۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپؐ پر یہ آیات بیّنات نازل فرمائیں۔ کہ اے محمدؐ ان لوگوں کو جو تیری نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے میں شک کرتے ہیں۔ بیانگ دہل علی رؤس الاشہاد۔ چیلنج کردے کہ تم جو فصیح و بلیغ ہو۔ اور تمہاری فصاحت و بلاغت کا شہرہ چار اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ اس قرآن کی مثل ایک ہی سورت بنا دکھاؤ۔ میں تم میں ہی پیدا ہوا۔ اور بچپن کے زمانہ سے آج تک تم میری ہر حالت سے واقف ہو۔ میں نے کبھی بھولے سے بھی قلم نہیں پکڑا۔ اور نہ ہی کسی استاد کی صحبت میں ایک آدھ دن بسر کیا۔ میں ایک اُمّی محض اور دنیاوی جاہ و جلال سے تہی دست ہوں۔ اور تم میں بہتیرے صاحب دولت و حشمت ہیں۔ جنہوں نے مدتوں تک فصاحت و بلاغت کے تمام مراتب پر عبور حاصل کیا۔ تمہارا یہ خیال کہ یہ قرآن خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ میری ہی کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔ اگر صحیح ہے تو تم بھی میری طرح انسان ہو۔ تم ہی اس کی مثال لے آؤ۔ خود سچے بن جاؤ۔ اور مجھے ٹھکرا دو۔ اور اگر اس کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکو تو خدا سے ڈر کر ایمان لے آؤ۔ اسی ایک بات پر اگر ایک موٹی سمجھ کا آدمی بھی غور و خوض کریگا۔ تو تمام حقیقت آشکارا ہو کر رہیگی۔ کہ ایک امی۔ یتیم۔ بے کس و مددگار جس کا تمام خطۂ عرب خون کا پیاسہ بنا ہوا ہے۔ اور وہ زمانہ جس میں کہ فصاحت و بلاغت اوج کمال پر ہے۔ بھلا بغیر تائید ایزدی اتنا بڑا دعویٰ کر سکتا ہے، جس پر کہ اس کی نبوت کا تمام تر انحصار ہو۔ حاشا و کلا انسان کو تو ادنےٰ سا دعویٰ بھی ماہرین علم و فن کے سامنے پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہے! اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا بڑا دعویٰ کرنا۔ جس پر کہ اپنی تصدیق نبوت کا مدار رکھا کچھ معنے رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ فصحاء عرب کے روبرو کئی بار بڑی شدو مد کے ساتھ دہرایا گیا۔ جس کی تصدیق قرآن مجید کی دیگر آیات سے ہوتی ہے۔ کوئی مجنون ہی ہوگا جو

یہ خیال کرے۔ کہ آپؐ کا یہ دعویٰ بغیر تائید الٰہی تھا اگر یہ دعویٰ خدا کیطرف سے نہ ہوتا۔ بلکہ آپؐ کو دنیاوی شہرت اور ناموری کی ہوس نے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا۔ تو آپؐ کوئی اور حیلے گانٹھتے۔ نہ کہ اپنے لاثانی الکلام ہونے کا دعویٰ کرتے۔ کیونکہ اسوقت آپؐ کا یہ دعویٰ تارِ عنکبوت سے کوئی زیادہ وقعت نہ رکھتا۔ اور انگشت دشمن کی ایک ہی جنبش اسکو مسل کر رکھدیتی۔ آپؐ کی عقل خداداد کے تو دشمن بھی معترف ہیں۔ پھر بھلا دانشمند ہو کر اس قسم کے دعویٰ کی غلطی کر سکتے تھے۔ اور جبکہ آپؐ کو تمام جہان کے لئے نبی ہونے کا دعویٰ تھا۔ جس پر قرآن مجید کی آیت انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس چیلنج کا جواب آج تک کسی مخالف نے پیش نہیں کیا۔ اس بارے میں ہر دشمن کی زبان پر مہر سکوت لگی ہوئی ہے اور قلم جنبش نہیں کرتی اور کرے بھی کیونکر ؏

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

پس ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید واقعی کتاب اللّٰہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ بندے کی طرف سے ہوتی تو ایک ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں مثلیں موجود ہوتیں +

(ارشد سیالکوٹی۔ حال وارد بھاونگر۔ کاٹھیاواڑ)

کیا آپ مصباح کی قیمت ادا کر چکی ہیں؟
کیا آپ نے مصباح کے لئے کم از کم دو خریدار بہم پہنچائے؟ (اینجر)

ہندو بہنوں سے ہمدردی

میری معزز اور نیک دل بہنو! یہ اللّٰہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ کہ ہم میں اسنے اپنے پیارے رسول حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا۔ ہم نے حضور پر نور کی آواز مقدسہ پر لبیک کہا۔ اور خداوند تعالےٰ کی پاک جماعت میں شامل ہو گئے۔ احمدی بننے کے ساتھ ہی ہم پر یہ فرض ہو چکا ہے۔ کہ ہم تمام دنیا میں اس آواز کو پھیلا دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکر دنیا میں آئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ہم احمدی لوگ تبلیغِ حق میں دن رات مشغول ہیں۔ لیکن میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ میری پاک دل اور معزز بہنیں اپنی ہم جنسوں کے ایک بہت بڑے طبقے یعنے ہندو مستورات کو پوری پوری تبلیغ نہیں کر رہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ میری پاک سیرت بہنوں کو یہ علم نہ ہو۔ کہ ہندو عورت پر کیا گذرتی ہے۔ اور اسکو ہندو سماج میں کیا درجہ حاصل ہے۔ اسلئے میں اپنی بہنوں کو ہندو بہنوں کی تکلیف کا احساس کرانے کے لئے انہی کی تحریرات پیش کرتا ہوں۔ تاکہ خداوند کریم آپ کے دلوں کو اپنی ہندو بہنوں کیطرف بھی پھیر دے۔ آپ ان کی تکالیف کو دور کرنے کیلئے اسلام کا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان تمام خوبیوں کا ذکر ان کے ساتھ کریں۔ جو اسلام نے آپ پر کی ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپکے دلوں میں ہندو بہنوں کی تکلیف کو دور کرنے کا احساس پیدا کرے۔ اور آپ ان کو اسلام کی شرن میں لاکر انکی تکالیف کو ختم کرنے والی بنیں۔ آمین یا رب العالمین

جب میں ہندو دھرم کے گرنتھوں کو دیکھتا ہوں۔ تو وہاں استری کو نیچ۔ پاپ کی مورتی بہت گندی جھوٹی اور ناقابل اعتبار ٹھہرایا گیا ہے۔ کتنے ہی لائق شعراء نے عورتوں کی توہین کرنے میں اپنا قلم توڑ دیا ہے۔ ان بھلے مانسوں نے استری کو جھگڑے کی پتلی، غلاظت کی کوٹھڑی۔ متعدی بیماری۔ زہریلی اور خطرناک ساپنی۔ رات میں ڈاکنی۔ دن میں شیطان کی شہزادی وغیرہ تشبیہات سے یاد کیا ہے۔ پرمان کے لئے مندرجہ ذیل سنسکرت شلوکوں کا خلاصہ مطلب دینا کافی ہوگا۔ ”استریوں سے دور رہو۔ انکا کبھی بھروسہ مت کرو۔ استریاں ظالم اور دغاباز ہوتی ہیں استری مرد کے لئے نرک کا باعث ہوتی ہے۔ استری روپی جنتر کو دھرم کا ناش کرنے کے لئے کس نے بنایا ہے؟ اگر ہزار زبان والا اور ہزار برس کی عمر والا آدمی اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر عورتوں کے عیب بیان کرنے لگے تو شاید ہی وہ پورا کر سکے۔ ناری ہو بہو راکھشنی ہے۔ کہاوت بھی ہو گئی ہے۔ کہ استری قدرتاً بے عقل ہوتی ہے! اور وہ شیطان کا چرخہ ہے۔ اسلئے استری جاتی کی قسمت کا فیصلہ کرنے والوں نے اعلان کر دیا کہ استری کو آزادی کا کوئی ادھیکار نہیں۔ وہ غلام ہے اور غلام سے بھی بدتر ہے۔ منو سمرتی کے مصنف ہمارے منو مہاراج اپنی پستک کے آٹھویں ادھیائے شلوک ۴۱۶ میں استری کو غلاموں کی جماعت میں شامل کر کے اس کا پیدائشی حق چھین لیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ استری۔ پتر اور نوکر کا دھن پر کوئی ادھیکار نہیں۔ جو آدمی کسی سے قرض لیتا ہے۔ اور اُسے بغیر ادا کئے مر جائے۔ تو دوسرے جنم میں وہ غلام نوکر۔ استری۔ یا پشو یونی میں اپنے قرضخواہ مالک کے گھر میں آ کر قرض کو بے باق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ”لیکن اسلام پنر جنم کے بیہودہ عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور عورت کو بھی انسانوں کی جماعت کا ایک معزز رکن اور انسان کا آدھا جسم تسلیم کرتا ہے احمدی شرما

از کماری ستیہ وتی جی اخبار آریہ گزٹ لاہور۔

(۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء صہ)

میری نیک بہنو! آپ ان واقعات پر گہری نظر ڈالیں۔ آپ کو ان حالات کو دیکھکر بے چین ہو جانا چاہیئے۔ اپنی خوش قسمتی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی ہندو بہنوں کی تکالیف کو دُور کریں۔ انکو اسلام کی تعلیم سے آگاہ فرماویں۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں رو رو کر دعائیں کریں۔ خدا تعالےٰ ہماری ہندو بہنوں کی آنکھوں کو کھول دے۔ تاکہ وہ اسلام کی شرن میں آ جاویں۔ تا ان کا بھلا ہو+

میں انشاء اللہ تعالےٰ اگر میری نیک اور پاک دل بہنوں نے پسند فرمایا۔ تو اس سلسلہ کو جاری رکھونگا۔ اور بفضلِ خداوند کریم ہندو استری کا وہ درجہ جو ہندو دھرم نے اسے عطا کیا ہے۔ وہ گوش گذار کرتا رہوں گا+ (خاکسار طالب دعا فتح محمد احمدی شرما۔ از کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعدد ازدواج

گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقع پر ایک معزز اور محترم بہن نے کسی سے سنکر مجھ پر... اعتراض کیا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ تمہارا خاوند دوسری شادی کر رہا ہے اور تم خود کوشش کر رہی ہو۔ یہ کیا غضب کر رہی ہو۔ مینے جواب دیا کہ اس میں غضب کی کیا بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ اگر کسی آدمی کو جسمانی طاقت ہو اور وسعت ہو علاوہ بیوی کے نقص کے تو وہ دو۔ تین۔ چار تک شادیاں کر سکتا ہے۔ میری تو صرف امداد ہے جسکو دنیا میں ایک دوسرے کی امداد کہتے ہیں۔ دوسری نہایت ہی معزز اور محترم بہن سے جب تعدد ازدواج پر ذکر آیا تو وہ بھی کہنے لگیں۔ کہ میں بھی مرد کی دوسری شادی کے خلاف ہوں۔ دوسری شادی کرنے پر وہ گھر دوزخ ہو جاتا ہے۔ مینے بہت استغفار پڑھی اور ہنسی بھی آئی کہ افسوس! ہماری بعض تعلیم یافتہ خواتین بھی اس مسئلہ کو بہت بری نگاہ سے دیکھتی اور دوزخ بتلاتی ہیں۔ پھر بھلا ہماری دینی تعلیم حاصل کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کو جو کہ مرد اور اس کی بیوی کیلئے بہتر حکم ہے۔ نہایت بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور دوزخ بتلایا جاتا ہے۔ کیونکہ سوچنا چاہیئے جیسا کہ مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ اگر مرد عورت کی ناراضگی کے باعث اسکو کالمعلقہ چھوڑ کر دوسری شادی کرے۔ یہ دوزخ ہے یا اس کی رضامندی سے دوسری شادی کرلے یہ دوزخ ہے۔ اگر بہنیں صرف اسبات کی آڑ میں کہ مرد انصاف نہیں کرتے دوسری شادی پر ناراض ہوتی ہیں۔ اور کہرام مچاتی ہیں۔ تو اسکے انصاف کی تم ذمہ وار ہو یا کہ وہ خود۔ نہیں بلکہ وہ خود جوابدہ ہوگا۔ کیا وہ خدا جسنے یہ شریعت نازل فرمائی ہے۔ وہ تمہارا دشمن ہے (نعوذ باللہ) ہرگز نہیں۔ اگر کسی بات کی تم تکلیف سمجھتی ہو تو اس خدا کے حضور گڑگڑاؤ۔ جسنے تمہارے خاوندوں کے لئے یہ بہتر سے بہتر ذریعہ کھولا ہے۔ وہ کفیل ہو سکتا ہے۔ انسان انسان کے لئے ہرگز کفیل نہیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ ”وہ نہیں تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر اس کی وسعت کے مطابق“۔ بعض یہ اعتراض کرتی ہیں۔ کہ ایک شخص دو چار بیبیوں سے کس طرح ایک ہی وقت میں محبت کر سکتا ہے۔ وہ اسیطرح کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک عورت ایک ہی وقت میں اپنے سارے بچوں سے محبت کرتی ہے۔ لیکن ہاں عورت یہ سمجھے کہ خاوند میرا سرتاج ہے۔ اور میں اسکو اپنی پوری قوت کے ساتھ خوش رکھنے کی کوشش کروں گی۔ بہر حال بہت سی اعتراض ہیں۔ جنکا جواب بھی معقول ہو سکتا ہے۔ لیکن مضمون چونکہ بہت لمبا ہو جائے گا۔ اس لئے پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ اسسے پیشتر کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعدد ازدواج پر مضمون شروع کروں۔ یہ بتلا دینا چاہتی ہوں۔ کہ یہ قرآن شریف اور حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ

عورتیں مرد کے لئے تسکین اور برکات کا باعث ہیں مثلاً صالح اولاد پیدا ہونے سے نسل انسانی میں ترقی ہوتی ہے اور یہ دین اسلام کی ترقی کا خاص باعث ہوتی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی آیا اور کہنے لگا۔ کہ یا رسول اللہ میں سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ شادی کرلو آنحضرتؐ کا ارشاد سنتے ہی کسی دوسرے صحابی نے اپنی لڑکی اسکے نکاح میں دیدی۔ لیکن کچھ دن کے بعد وہ مسکین دوبارہ آیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے تو میں اکیلا ہی فاقہ کرتا تھا۔ اب دو ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا ایک اور شادی کرلو۔ اسپر ایک اور صحابی نے آپؐ کا ارشاد سنکر اپنی لڑکی اسکے نکاح میں دے دی۔ مگر چند روز بعد وہ پھر آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ اب ہم تین فاقہ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایک اور شادی کرلو۔ غرض اسی طرح پر آپؐ نے اس شخص کی چار شادیاں کروائیں چوتھی شادی ہونے پر اللہ تعالےٰ نے اسکو اسقدر خیر و برکت دی کہ جس تجارت میں ہاتھ ڈالتا۔ مالا مال ہوجاتا۔ گویا کہ مٹی میں ہاتھ ڈالتا تو سونا بن جاتا پس ہر عورت اپنا مقدر اور برکت ساتھ لاتی ہے۔ اور اپنے خاوند کے مقدر سے ملکر بہترین برکات کا وارث بن جاتی ہے۔ اب میں آپؐ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون پیش کرتی ہوں۔ آپؑ لکھتے ہیں۔ کہ "ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں۔ وہ نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ گویا کہ اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں۔ کہ خدا کی شریعت اپنے اندر ہر قسم کا علاج رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد ازدواج کا مسئلہ نہ ہوتا تو وہ صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں۔ اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانی ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے۔ کہ عورت قابل رحم ہو۔ مگر بیکار ہو جائے اور مرد بھی قابل رحم کہ تجرد پر صبر نہ کرسکے۔ تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر ظلم ہے۔ کہ اسکو نکاح ثانی کی اجازت نہ دیجائے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہی امور پر نظر کرکے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے۔ اور مجبوریوں کیوقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے۔ کہ اگر مرد بے کار ہو جائے۔ تو حاکم کے ذریعہ خلع کراکے جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں۔ جس میں ہر ایک بیماری کی دوا ...... مل سکتی ہے۔ تو وہ دوکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں۔ جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں وہ شریعت کس کام کی جس میں ہر ایک مشکلات کا علاج نہ ہو۔ خدا کا یہ کام تھا۔ کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنیوالی تھیں۔ اپنی شریعت میں ان کا ذکر کردیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خاوندوں کے ارادے کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے۔ جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاویگا۔ اگرچہ شریعت کے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضاء و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے مت کرو۔ جو ان کی حیثیت سے باہر ہوں۔ کوشش کرو تا تم پاک دامن اور معصوم ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو جاؤ۔ عورتوں میں یہ ... خاص بدعات ہوتی ہیں۔ کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت سے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور ناراض ہوتے ہیں! اور بندۂ خدا کو سخت ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں بھی اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی ضروریات اور مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں پھر جو شخص خدا اور اس کے رسول کے حکم کیمطابق نکاح کرتا ہے۔ تو اسکو کیوں برا کہا جائے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر ایسی بدذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے۔ کہ اسکو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے"۔ اسی طرح جو لوگ اپنی لڑکی پہلی بیوی والے کو دینا برا سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں۔ کہ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتے کے وقت یہ دیکھتے ہیں۔ کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح منظور ہے۔ اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح نہیں کرتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

آخیر میں میری سب معزز بہنوں سے التجا ہے کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو ماننے کا دعویٰ رکھتی ہیں۔ تو شریعت صرف نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ

کوہی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ہر ایک بات جو اس نے شریعت کے ماتحت رکھی ہے۔ ماننا ہمارا فرض ہے۔ اسی میں ہماری نجات ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے ہر ایک فرمان کو غور سے پڑھیں۔ اور اسکو خوشی سے قبول کریں اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو توفیق دے کہ شریعت اسلام پر چلکر ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ)

(نزہا بہرام خاں۔ دھلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

حفظان صحت کے متعلق میں چند الفاظ بیان کرنا چاہتی ہوں۔ جو کہ صحت کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اور بہنوں کو اپنی صحت ٹھیک رکھنے کے لئے سیکھ لینے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہئیے تاکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر وقت صحت درست رکھنے کا خیال رہے ؛

سب سے پہلا اصول حفظانِ صحت صفائی ہے جو نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک چیز کی صفائی رکھنے سے ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ مکان۔ بستر۔ جسم۔ لباس غرض سب چیزوں کی صفائی صحت درست رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ آپ بخوبی جانتی ہیں۔ کہ یورپ میں بیماریاں بہت کم پھیلتی ہیں۔ بلکہ پھیلتی ہی نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ اسکی وجہ صرف صفائی ہے۔ وہاں کے لوگ صفائی میں بہت سبقت لے گئے ہیں۔ اور ہر قسم کی غلاظت اور عفونت سے پاک رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں صفائی کسقدر زیادہ ہے۔ حتےٰ کہ ان کی گلیوں میں بھی کبھی کوئی غلیظ چیز نہیں رہنے پاتی۔ تو غرضیکہ وہ لوگ ہر قسم کی صفائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوتے۔ کیا آپ نہیں دیکھتیں۔ کہ جو گھر زیادہ غلیظ ہوں۔ گلی نالیاں اور پاخانے اور بدرروئیں اچھی طرح صاف نہیں کی جاتیں اور جو لوگ زیادہ غلیظ رہتے ہیں۔ ان کے گھروں میں کثرت سے بیماریوں کا گزر ہوتا رہتا ہے۔ اور شکایت سننے میں آتی ہے۔ کہ ہمارے گھر سے بیماری نہیں نکلتی۔ تو ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ صحت کا سب سے بڑا اصول جو صفائی ہے۔ اسے مقدم سمجھ کر اپنا دستور العمل بنائیں ؛

دوسرا اصول تازہ ہوا اور روشنی اور صاف پانی ہے۔ اگرچہ صفائی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک تازہ ہوا اور روشنی کا اندر گزر نہ ہو۔ تب تک صحت ٹھیک نہیں رہ سکتی۔ لہذا کمرے صاف ستھرے بارونشی اور ہوادار ہونے چاہئیں

تیسرا اصول خوراک کی احتیاط ہے۔ خوراک میں ہر قسم کی احتیاط چاہیئے۔

خوراک میں کمی بیشی ہونے کیوجہ سے صحت میں خرابی ہو جاتی ہے۔ حتے الامکان غذا میں خاص احتیاط چاہیئے تیز اور ترش اور ثقیل چیز کھانے سے کھانسی قبض زکام اور معدے میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے +

چوتھا اصول

سیر اور تازہ ہوا ہے۔ جو حفظان صحت کے لئے نہایت ضروری ہے۔

بڑے بڑے شہروں میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیماریاں کثرت سے پھیلتی رہتی ہیں۔ تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ شہر کے لوگ تنگ و تاریک گھروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کو تازہ ہوا نہیں ملتی۔ اس وجہ سے وہ زیادہ بیمار رہتے ہیں۔ جہانتک ہو سکے دونوں وقت تازہ ہوا کھانے اور سیر کرنے کا التزام رکھنا چاہیئے۔ اور خاص کر بچوں کو دونوں وقت سیر کرنے کا عادی بنانا چاہیئے۔ ہم مسلمانوں میں عورتوں کو پردہ کی قید کیوجہ سے سیر کرنا ذرا مشکل ہے۔ یہ ایک رواج ہی ہے۔ ورنہ شریعت میں تو پردہ کے ساتھ باہر جا کر سیر کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں +

پانچواں اصول

پرہیز ہے۔ اگر ہر ایک تکلیف دہ چیز سے پرہیز کیا جائے تو ضرور ہے۔ کہ صحت ٹھیک رہے گی۔ کوئی ایسی چیز جو مضر صحت ہو۔ مثلاً گلا سڑا پھل یا کچا یا کوئی چیز کثرت سے کھا لینے سے بھی صحت بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا بھی مضر صحت ہے۔ اوقات مقررہ پر سونے اٹھنے سے اور اوقات مقررہ پر غذا کھانے سے صحت میں ہرگز خلل نہیں آتا۔ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ معدے کی خرابی تمام بیماریوں کی جڑھ ہے اور پرہیز صحت کا سر ہے +

چھٹا اصول

حفظان صحت گرمی سردی کا بچاؤ ہے۔ اگر سردی سے پرہیز نہ کیا جائے تو سردی لگنے سے کئی بیماریوں کا خطرہ ہے۔ جہانتک ہو سکے۔ موسم سرما میں سردی سے بچنا چاہیئے۔ نمونیا جو ایک خطرناک بیماری ہے۔ یہ سردی سے ہی ہوا کرتا ہے۔ گرمیوں میں جب پسینہ آتا ہے۔ تو ہوا لگ کر زکام وغیرہ ہونے کا احتمال ہے۔ اور برسات کے موسم میں شبنم سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ بہت مضر صحت چیز ہے + (حمیدہ خانم از دہوری)

گنگا جمنی شادی

شادی شرعی تھی۔ لیکن میری مصباحی بہنیں تعجب کریں گی۔ کہ یہ سرخی نرالی ہے۔ میں نے محض اسوجہ سے یہہ نام تجویز کیا ہے۔ کہ اس میں احمدی اور غیر احمدی حضرات ایک دوسرے کے رشتہ دار شامل تھے ویسے بھی جو کچھ واقعات ہوئے وہ بھی ایک جھلک غیر احمدیت کی اپنے اندر رکھتے تھے۔ یہ ضرور تھا کہ پہلے سے جو شرائط اس قصبہ کے رواج کے موافق تھے۔ تحریر کے ذریعہ سے طے کر لئے گئے تھے۔ جسکی وجہ سے کوئی بدمزگی فریقین میں پیدا نہیں ہوئی۔ مثلاً مٹھائی۔ شکر عطر تیل۔ تعین مہر خدمتگار قوموں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوڑے معہ نقدی دولہن کا جوڑا وغیرہ شامل تھے۔

دولہا والوں نے سب شرائط ادا کر دیئے جو ہمارے احمدی بھائی تھے۔ اور جو ایفاء عہد کرنا خدا کے حکم کے ماتحت ضروری سمجھتے تھے۔ ۱۹ ذی الحج کو برات آئی۔ ۴ بجے دن کا وقت آمد کا مقرر تھا۔ لیکن ۱۱ بجے رات کو مہمان جائے قیام پر پہنچے۔ ایک لاری میں کچھ آدمی تھے جو غالباً ۲۰ کے تعداد میں تھے۔ جن میں ۵ عورتیں اور بچے اور مرد شامل تھے۔ کھانا کھا کر سب نے آرام کیا۔ مردوں میں ۵ کس ہندو تھے۔ مع موٹر ڈرائیور کے۔

صبح کا منظر

ضروریات سے فارغ ہو کر کچھ صاحب حقہ پی رہے تھے۔ کچھ باتیں کر رہے تھے۔ اور احمدی بھائی نماز کی تیاری میں مصروف تھے۔ اللہ اللہ کسقدر فرق نظر آتا ہے۔ مامور کی جماعت میں اور عام لوگوں میں۔ اہل نظر کے لئے یہی ایک منظر نصیحت لینے کے لئے کافی ہے۔

ہمارے چچا صاحب مسجد میں جاتے ہیں۔ تو ایک بڑے میاں تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے نہایت شفقت سے اٹھکر پاس آتے ہیں اور اشارے سے فرماتے ہیں۔ کہ احمدی لوگ پڑھتے ہیں وہاں نہ جائیے۔ مطلب یہ ہوگا۔ کہ غیر احمدیوں کے ساتھ پڑھیئے۔ یہ شقاوت تھی۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ لیکن الٹی بات دیکھکر شرما کر خاموش بیٹھ جاتے ہیں۔

اور ۱۲ بجے دن کے درمیان میں ۲۰ ذی الحجہ کو ہمارے مولوی جناب غلام احمدؐ صاحب مجاہد تشریف لاتے ہیں۔ آپکے ساتھ دو صاحب اور بھی رونق افروز ہوتے ہیں۔ غیر احمدی صاحب کچھ سوالات کرتے ہیں مولانا صاحب جواب تسلی بخش دیتے ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے۔ کہ میں نہ مانوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے۔

دن ختم ہوتا ہے اور شام کا وقت قریب آجاتا ہے۔ مولانا صاحب چہل قدمی کے لئے باہر جاتے ہیں۔ اور مغرب کی نماز قصبہ کے باہر جامع مسجد میں ادا فرماتے ہیں۔

شب کے حالات

فرش بچھایا ہوا ہے۔ قصبہ ہٰذا کے شرفاء جو مدعو کئے گئے تھے تشریف لاتے ہیں جو اندازاً ۲۵ کے قریب تھے۔ اور مولانا صاحب سے قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نکاح پڑھیئے۔ لڑکی کے والد صاحب جو غیر احمدی ہیں۔ ان سے بُلا کر کہا جاتا ہے کہ لڑکی جب بالغہ ہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے دریافت کرنے پر اجازت ملجاتی ہے۔ اور مولانا صاحب خطبہ نکاح کے متعلق تین آیات تلاوت فرما کر اسکی تشریح اور تفصیل تقریباً ایک گھنٹہ تک مسلسل فرمانے کے بعد ایک ہزار مہر کی تعداد بتلا کر ایجاب وقبول باآواز بلند ادا فرماتے ہیں۔ افسوس ہے کہ خطبہ نکاح میرے سننے میں نہیں آیا ورنہ مختصر اقتباسات ضرور ہدیہ ناظرین کرتی اسسے مجبور ہوگئی۔ قابل شکریہ کے وہ اصحاب ہیں جو باوجود اختلاف مذہب کے شریک عقد ہوئے اور قیمتی وانمول کلمات معارف مولانا صاحب سے نہایت صبر وسکون کے ساتھ سنتے رہے بلکہ بعض غیر احمدی اصحاب نے میرے والد صاحب سے کہا کہ آئندہ ہم بھی ایسا ہی خطبہ نکاح پڑھوائیں گے۔ ایک صاحب نے مولانا صاحب سے دوبارہ آمد کے متعلق استفسار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ جس کا جواب اثبات میں دیا گیا۔ جلسہ بعد طعام ختم ہوگیا۔ اور کسی قسم کی کوئی رنج کی بات نہیں ہوئی۔ جیساکہ اکثر شادی بیاہ میں غیر احمدیوں کے یہاں ہوتا ہے *

دُلہن کی رخصتی

صبح ۸ بجے دن کو ناشتہ وغیرہ کروایا گیا اور وہ وقت قریب آگیا کہ جب ہماری پیاری احمدی بہنیں جانے کے لئے تیار ہوگئیں۔ یہ وقت مجھکو ہمیشہ یادگار رہیگا۔ اور وہ محبت جو در اصل ایک بہن کو دوسری بہن کے ساتھ ہونی چاہیئے اس کا عملی ثبوت دیکھنے میں آیا۔ مجھکو صدمہ ہے کہ میں اپنی بہنوں کی کوئی خدمت نہ کر سکی۔ نہ کوئی آرام پہنچا سکی۔ اسکے لئے دل ہی جانتا ہے۔ ہاں میں معافی چاہتے ہوئے عرض کروں گی۔ کہ جو غلطی یا قصور ہوا ہو اس کو بھول جائیں اور خادمہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مجھ کو معلوم ہے۔ کہ یہ **اخبار مصباح** ان بہنوں کے پاس بھی جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ رنج اور غم کا سین ختم ہوگیا۔ اور دُولہن موٹر میں سوار ہوگئیں۔ اور باہر بھی سب مہمان رخصت ہوگئے ہماری پھوپھی صاحبہ جو بیاہ کر گئی ہیں۔ خدا اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خدا تعالےٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے *

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

(عاجزہ طاہرہ خاتون بنت ممتاز علی خان صاحب)
(محلہ خانزادہ۔ ڈاکخانہ پوروہ ضلع اناؤ)

شذرات

اعداد و شمار سے معلومات میں اضافہ

(۱) جاپان اور اس کے مقبوضات۔ رقبہ ۲۶۰۷۳۸ مربع میل آبادی ۸۳۴۵۵۰۰۰ (۲) ہالینڈ اور اس کے مقبوضات رقبہ ۷۴۶۲۰۵ مربع میل۔ آبادی ۵۶۲۱۶۰۰۰۔ (۳) بلجیم اور اس کے مقبوضات رقبہ ۹۲۱۴۰۶ مربع میل آبادی ۱۵۹۸۷۰۰۰ (۴) پرتگال اور اس کے مقبوضات رقبہ ۹۷۱۷۵۴ مربع میل۔ آبادی ۱۴۷۷۹۰۰۰۔ (۵) اٹلی اور اس کے مقبوضات۔ رقبہ ۱۲۱۳۷۱۴ مربع میل آبادی ۴۰۶۸۸۰۰۰ (۶) ممالک متحدہ امریکہ اور اس کے مقبوضات رقبہ ۳۷۴۳۵۲۹ مربع میل آبادی ۱۱۷۸۵۹۰۰۰۔ (۷) جمہوریت چین۔ رقبہ ۴۲۷۷۱۷۰ مربع میل اور آبادی ۳۱۸۶۵۳۰۰۰ (۸) فرانس اور اسکے مقبوضات رقبہ ۵۵۹۴۷۹۶ مربع میل۔ آبادی ۹۴۸۴۱۰۰۰۔ (۹) سلطنت برطانیہ۔ رقبہ ۱۳۲۵۶۷۵۱ مربع میل۔ آبادی ۴۴۹۳۲۰۰۰۰ *

دنیا کی کل آبادی آج کل ۲- ارب سے کچھ زیادہ ہے۔ ۱۹۲۷ء میں ۱۹۶۰۰۰۰۰۰ تھی۔ سائنسدانوں نے معلوم کیا ہے۔ کہ دنیا میں ۶- ارب انسان گزارہ کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ انسان دنیا میں نہیں رہ سکتے۔ امریکہ کے ایک پروفیسر ای۔ ایم۔ ایسٹ فرماتے ہیں۔ کہ روزانہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار اشخاص پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک لاکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتے ہیں۔ یعنی دنیا کی آبادی میں ۵۰ ہزار اشخاص روزانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ نیویارک شہر میں ہر چار منٹ کے بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے +

دنیا میں ۳۰ شہروں کی آبادی دس لاکھ اشخاص سے زیادہ ہے۔ ان میں سے دو شہر ایسے ہیں۔ جن کی آبادی ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ وہ لنڈن اور نیویارک ہیں۔ وہ شہر جن کی آبادی دس لاکھ نفوس سے زیادہ ہے۔ ان میں سے چار انگلینڈ اور ویلز میں ایک سکاٹلینڈ میں۔ ایک آسٹریا میں۔ ایک بلقان سٹیٹ میں۔ ایک فرانس میں۔ دو جرمنی میں۔ ایک ہنگری میں ۲ سوویٹ روس میں۔ ایک پولینڈ میں۔ نو ایشیا میں اور ہندوستان میں بمبئی اور کلکتہ۔ ایک آسٹریلیا میں۔ ممالک متحدہ امریکہ میں چار۔ اور جنوبی امریکہ میں دو ہیں +

مقام زاری بریڈ (یوگوسلاویہ) کی خبر ہے۔ کہ وہاں عورتوں کے خلاف شوہروں کی ایک خفیہ انجمن قائم کیگئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ شوہروں کو بیویوں کی حکومت سے آزاد کرایا جائے۔ اسکے قواعد وضوابط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کوئی شوہر اپنی بیوی کی بیماری کی حالت میں گھر کا کوئی کام نہ کرے +

(۲) ہر ممبر کو ہفتہ میں ایک روز مکان سے غائب رہنا چاہیئے۔ اور اس کو اپنی بیوی سے یہ نہ بیان کرنا چاہیئے۔ کہ رات کیسے گذری +

(۳) ممبروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی بیویوں کو کپڑا خریدنے کا انتخاب کرنے کی اجازت نہ دیں +

(۴) ہر شوہر اپنی بیوی کو کھانا پکانے پر مجبور کرے،

(۵) اس سوسائیٹی کو بالکل خفیہ رکھا جائے +

مصباح:۔ ممالک غربیہ میں خانگی زندگی غیر مطمئن ہے۔ اسلئے اس قسم کی مضحکہ انگیز تجویزیں کرتے رہتے ہیں۔ اسلامی زندگی ہو۔ تو یہ مشکلات پیش نہ آئیں +

دی آنا (بذریعہ ڈاک) پروفیسر ہوگو برمارک آج کل پرتگالی گنی میں دورہ کر رہے ہیں۔ آپ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اینھوپیان کے فرقہ کے ایک شاہ کی موت پر اس کی قبر میں اس کی چار بیویوں کو زندہ دفن کیا گیا۔ عالم جوانی میں اس شاہ کی چالیس بیویاں تھیں۔ ستر سال کی عمر میں اس نے صرف ۱۲ بیویوں پر اکتفا کیا اس نے کہا تھا۔ کہ موت کے بعد اسکو صرف چار بیویوں کیضرورت ہوگی۔ اسوقت چار خوبصورت ترین بیویوں کو منتخب کر کے میرے ساتھ دفن کر دیا جائے۔ اور اب اس کے ورثاء نے اسکی یہ خواہش پوری کر دی ہے

---

۹ رجون۔ پولیس کے سامنے ایک مقدمہ کی تفتیش کے دوران میں بتایا گیا۔ کہ کس طرح دو اشخاص نے جن میں سے ایک اپنے آپ کو ڈاکٹر اور دوسرا اسسٹنٹ کہتا ہے ایک بوڑھی عورت اور اس کی پوتی کو دھوکہ دیا۔ بوڑھی عورت لڑکی کی آنکھ کا معائنہ کرانے کے لئے اُسے میڈیکل کالج ہسپتال میں لے گئی۔ جب وہ ہسپتال پہنچی تو یہ دو اشخاص اس کے پاس آئے۔ عورت نے لڑکی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیماری کے متعلق انہیں بتایا۔ ایک نے علاج کے چند ایک طریقے بتائے۔ جس سے عورت کو یقین ہو گیا کہ وہ ڈاکٹر ہے! اس کے بعد اس ڈاکٹر نے کہا۔ کہ ایکس رے سے لڑکی کی آنکھ کا معائنہ کرایا جائے۔ اس نے عورت سے یہ بھی کہا کہ تم دونوں اپنے تمام زیورات اتار لو۔ کیونکہ اگر سونے اور چاندی کا کوئی زیور پہنا ہوا ہو۔ تو ایکس رے سے معائنہ کے دوران میں جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے زیور اتار کر اسسٹنٹ کو دیدیئے۔ اور آخر ڈاکٹر اور اسسٹنٹ دونو ہی آنکھ بچا کر چلتے بنے +

رنگون۔ ایک برہمن لڑکی مسماۃ ماسا عمر ۲۰ سال صدر مقام کی ایک عدالت میں پیش کی گئی۔ الزام یہ تھا کہ اس نے میتھن سے لٹنا تک بغیر ٹکٹ کے سفر کیا۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے اسپر دو روپیہ چودہ آنہ جرمانہ کیا۔ یہاں ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بھی موجود تھا۔ جو کسی دوسرے مقدمہ میں مستغیث تھا۔ اس نے لڑکی سے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ کرو۔ تو میں یہ رقم ادا کر دوں۔ لڑکی جرمانہ ادا کرنے سے قاصر تھی۔ لہذا اس نے یہ شرط منظور کر لی۔ اور یہ شخص لڑکی کو اپنے ہمراہ لیگیا +

جالندھر۔ ۱۴ رجون۔ ایک عورت اپنے ۲½ سالہ بچے کے ہمراہ تانگے پر بیٹھی سٹیشن کو جا رہی تھی۔ کہ بچہ ہاتھ سے گر گیا۔ اتفاق سے دوسرا تانگہ جو بالکل قریب تھا۔ بچہ کے اوپر سے گذر گیا۔ بچے کو شدید ضربات آئیں +

انبالہ۔ ۱۴ رجون۔ ایک ۱۰۷ سالہ عیسائی عورت مسٹر ایم۔ بی۔ سائمن کل اپنے مکان میں مر گئی معلوم ہوا ہے۔ کہ نہ وہ بیمار ہوئی۔ اور نہ اسے کوئی حادثہ پیش آیا۔ بلکہ چپ چاپ شانتی سے اس نے پران دیدیئے اس بزرگ عورت کے ۱۴ لڑکے لڑکیاں ہیں۔ اور پھر ان کے لڑکے لڑکیاں۔ پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں ہیں۔ وہ تمام عمر سادہ خوراک پر گذارہ کرتی رہی +

شاہجہانپور۔ ۱۵ رجون۔ موضع مظفرپور کی ایک عورت نے جس کی عمر پچاس سال کے قریب ہے۔ ایک ۱۲ سالہ لڑکے سے شادی کی ہے۔ پہلے دو بار کی شادی شدہ ہے۔ خاوند مر چکے ہیں +

بغداد (بذریعہ ڈاک) گورنمنٹ عراق نے تمام سکولوں کی وومن ٹیچروں کے لئے قانون بنادیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسی پارٹی میں شامل نہ ہوں۔ جو ہوٹلوں وغیرہ میں منعقد ہوں۔ دوکانداروں سے انہیں کوئی چیز ادھار پر نہیں لینی ہوگی۔ کیونکہ اس طرح بد اخلاقی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ انہیں چہروں پر پوڈر ملنے اور آنکھوں میں سرمہ ڈالنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ نہ ہی ہونٹوں پر مسی ملنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ نوجوان لڑکیوں کیلئے مثالیں بنتی ہیں،

واشنگٹن۔ ۱۷ رجون۔ امریکہ میں عورتوں کی آوارہ گردی نے ایک قومی صورت اختیار کر لی ہے! اعلان کیا گیا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم از کم ۱½ لاکھ بے زر بے گھر لڑکیاں اور عورتیں امریکہ کے دیہات میں ماری ماری پھر رہی ہیں! اور انہوں نے انتظامیہ افسروں کے لئے بے چینی پیدا کر رکھی ہے نیشنل سوشل ورکس کانفرنس کیطرف سے جو کمیٹی بے زر بے گھر امریکہ والوں کی حفاظت کے لئے بنائی گئی تھی۔ وہ کمیٹی اب زیادہ تر ان عورتوں و لڑکیوں کی حمایت پر متفق ہو رہی ہے۔ کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کے آوارہ گردوں میں آٹھواں حصہ عورتیں ہیں۔ آج سے چند سال پہلے آوارہ گردی میں صرف دو یا تین فیصدی عورتیں تھیں۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

جون کا ماہواری جلسہ اتوار کے دن صبح ۸½ بجے زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی سیدہ ساجدہ نے کی۔ استانی نذیر بیگم۔ محمودہ بیگم۔ خورشید بیگم۔ مبارکہ رضیہ، اور قمر السلام نے مختلف مضامین و نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد نشانات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر عنوان مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے دوران تقریر میں احمدی خواتین کو جہاد و تبلیغ کے اہم فرائض کیطرف توجہ دلائی۔

نیز حضرت سیدہ سارہ محترمہ مرحومہ کی بے نظیر زندگی کو پیش کرتے ہوئے ان کے نام پر احمدیہ لائبریری میں سلسلہ عالیہ کی کتابیں خرید کر رکھنے کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ تا احمدی تعلیم یافتہ خواتین مطالعہ سے فوائد حاصل کر کے دیگر غیر مذاہب خواتین کے لئے موجب ہدایت بن سکیں۔ چنانچہ آپ کی اس تحریک پر مبلغ پچیس ۲۵ روپے کی رقم چندہ جمع ہوگئی۔

پھر دیگر موجودہ ضروری باتوں کا ذکر فرماتے ہوئے احمدی خواتین کو مزید علمی و تبلیغی کوششوں کیطرف ترغیب و تحریص دلائی۔ اور دعائے ترقی و کامیابی کے ساتھ بارہ بجے اجلاس برخاست کر دیا۔

(خاکسارہ سکینہ سیکرٹری لجنہ سیالکوٹ شہر)

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

۴۔ جون اجلاس ماہواری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ بمقام دار السلام۔ بصدارت محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ قریباً سب بہنیں حاضر تھیں۔ کارروائی حسب ذیل عمل میں آئی:۔

مکرم محمد شفیع صاحب اسلم نے لجنہ اماء اللہ کی ترقی کے راستے بیان کئے۔ اور مثال میں سیالکوٹ کی لجنہ پیش کی اور یہ بھی کہا۔ کہ اگر گوجرانوالہ کی بہنیں تبلیغی جلسہ کا انتظام کریں۔ تو میں باہر سے احمدی لیکچرار بہنیں بلا سکتا ہوں۔ اور تعلیم نسواں پر بھی زور دیا۔ آپکی تقریر کو سب بہنوں نے دلچسپی سے سنا۔ بعد ازاں پریذیڈنٹ صاحبہ نے اسلم صاحب کی تقریر پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ پھر خاکسارہ (سلمہ خاتون) و عزیزہ محمودہ خاتون نے ملکہ کلام محمود میں سے نظم پڑھی۔ اور اقبال بیگم صاحبہ نے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج امتحاناتِ یونیورسٹی پنجاب

امسال ایف۔ اے کا امتحان صرف انگریزی میں محترمہ صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (زوجہ میاں عبداللہ خان صاحب) اور محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے (زوجہ مرزا رشید احمدؐ صاحب) نے پاس کیا۔

اور محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ اور استانی گرل سکول قادیان امۃ العزیز عائشہ صاحبہ بنت بابو محمدؐ امیر صاحب کلرک لاہور چھاؤنی نے ایف۔ اے کے تمام مضامین امتحان پاس کیا۔ محترمہ مقبول اختر صاحبہ بنت ملک کرم الٰہی صاحب نے بی۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ خاندانِ نبوت میں سے صاحبزادہ مرزا منصور احمدؐ صاحب بن حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب نے ایف۔ اے کا اور مرزا مظفر احمدؐ صاحب خلف حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے نے اور مرزا ظفر احمدؐ صاحب خلف حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ سب کے لئے اللہ تعالےٰ بابرکت فرماوے۔

ایصالِ ثواب

آنریری لفٹیننٹ جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب بی۔ اے رقمطراز ہیں۔ کہ آپا محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی یادگار میں ایک اخبار مصباح کسی حاجتمند خاتون کے نام جاری کیا جائے۔ جو آپا مرحومہ اور انکے بچوں کیلئے دعا فرماتی رہیں۔ اور میری زندگی تک ہر سال یہ پرچہ جاری رہے۔ اور مجھ سے چندہ وصول کرلیا جایا کرے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وفات

عبدالمالک عمر قریباً ساڑھے آٹھ ماہ نواسہ مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم ۱۹ر جون کو فوت ہو گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اسکا نعم البدل عطا کرے۔ (مرزا عبدالحمید کارکن مصباح)

۲۔ میرے بھائی کا لڑکا بعمر سات ماہ وفات پاگیا۔ مصباحی بہنیں اور بھائی دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ صبر جمیل اور نعم البدل دے۔

ایچ۔ کے ہمشیرہ شمیم احمدؐ خان بورہ۔ ضلع اناؤ۔ (یو۔ پی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۶
اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

کڑھا ہُوا بٹوا :-

پہلے ریشم پر بٹوا اُتار لیں۔ پھر اس میں استر لگائیں۔ اس کے بعد کاڑھنا شروع کریں۔ ڈورے ملائم اور عمدہ ہوں۔ ڈی۔ ایم۔ سی کاٹن استعمال نہ کیا جائے +

ہلکے گلابی ریشم پر کاسنی ڈورے سے بنائیں۔ مخمل پر بھی بن سکتا ہے +

آنسہ تنویر فاطمہ۔ اترولہ

"تہذیب نسواں"

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کمیٹی قادیان سے شائع کیا